لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا

الحمد للہ والمنۃ کہ مضمون

چیستانِ مرزا

منقولہ از اخبار اہلحدیث ۱۵ جون ۱۹۱۷ء

جس میں مرزا صاحب قادیانی کے الہامات اور اقوال میں مخالفت اور تضاد دکھا کر جواب کیلئے مبلغ تین سو کا اعلان کر کے للکارا گیا تھا۔ افسوس ہے آجتک کسی نے انعام لینے کی جرأت نہ کی

حسب فرمائش

خاکسار ابو رضا عطاء اللہ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

بجنسہٖ

شیخ عبد المجید صاحب پرنٹر کے اہتمام سے

ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء میں

مطبع راست گفتار امرتسر میں چھپکر دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوا

قیمت ۔ ا

مکان اشاعت دفتر اہلحدیث امرتسر

"چیستان مرزا"

انعامی سو اور دو سو روپیہ

"چونکہ ہمارے یقین میں قادیانی مشن کیلئے یہ مضمون ایک فیصلہ کن ہے اس لئے اس کے جواب پر بہ تفصیل ذیل انعام دینے کا اعلان شائع کرتے ہیں۔ لاہوری پارٹی کے سرگروہ مولوی محمد علی صاحب جواب دیں تو مبلغ یکصد روپیہ، قادیانی پارٹی کے رئیس میاں محمود احمد صاحب جواب دیں تو وہ دو سو روپیہ انعام کے مستحق ہونگے۔ ان دونوں سرگروہوں کے سوا کوئی اور صاحب بھی جواب دینگے تو انعام کے مستحق ہونگے۔ بشرطیکہ ان دونوں میں سے مجیب جس کے ماتحت ہو۔ وہ اس جواب پر تصحیح کے دستخط کردیں۔

فیصلہ کی صورت بالکل وہی ہوگی جو مباحثہ لدھانہ میں تھی۔ یعنی روپیہ امین کے پاس رکھا جائیگا اور تین اصحاب منصف ہونگے۔ ایک ایک فریقین کا تیسرا سرپنچ غیر مسلم مسلمہ طرفین۔ ایک مجیب کی بجائے کئی ایک ہونگے تو بھی رقم بانٹ لینگے۔ تاریخ اشاعت سے پندرہ روز تک مجیب کی طرف سے درخواست آنی چاہئے جس میں اپنے منصف کا نام اور عہدہ اور سرپنچ کیلئے متعدد ناموں کی فہرست ہو۔ جن میں سے کسی ایک کو ہم مقرر کرینگے یا کوئی اور بتادینگے۔

نوٹ یہ تین سو روپیہ ہم نے امین کے پاس رکھوادیا ہے جسکی رسید بعد تقرر منصفان کے سامنے دی جائیگی۔

بعد پندرہ روز کے درخواست جواب سے مایوس ہوکر یہ مضمون ٹریکٹ کی صورت میں چھاپا جائیگا۔ انشاءاللہ۔ مجیب کے جواب پر باستثناء کسی منصف کے مجھے جواب دینے کا حق حاصل ہوگا۔ جیسا مباحثہ لدھانہ میں تھا۔"

قرآن شریف کا سنہری اصول ہے جو ہر ایک مذہب اور ہر ایک عقلمند کے نزدیک مسلم اور مقبول ہے کہ الہامی کلام میں اختلاف نہیں ہوتا۔ یعنی کسی کلام میں اختلاف اور تناقض کا ہونا اُسے الہامی درجہ سے گرانے کو کافی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کے کلام میں یوں تو بہت سے مقامات پر اختلاف پایا جاتا ہے مگر آج جس اختلاف کا ہم ذکر کرتے ہیں یہ سب سے نرالا اختلاف ہے۔ کیونکہ یہ مرزا صاحب کی تاریخ بعثت* اور سنہ وفات کے متعلق خود اُن کے الہاموں یا الہامی نتیجوں میں پایا جاتا ہے۔ پس ناظرین غور سے سنیں اور داد دیں۔

مرزا صاحب اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں اپنی بعثت (ماموریت) کی بابت یوں رقمطراز ہیں:-

"چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المائتین ہے ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس سند رجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی اس نام کے عدد پورے تیرہ سو (۱۳۰۰) ہیں۔ اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں ہے۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۱۸۵)

اس عبارت میں صاف دعوٰے ہے کہ میری بعثت سنہ ہجری ۱۳۰۰ پورے ہو جانے پر ہوئی تھی۔ اسی کی تائید میں آپ اپنی کتاب تریاق القلوب میں یوں لکھتے ہیں۔

"غلام احمد قادیانی اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے یعنی تیرہ سو (۱۳۰۰) کا عدد جو اس نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ تیرہویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جس کا نام تیرہ سو کا عدد پورا کرتا ہے۔" (تریاق ص ۱۶)

یہ عبارت اور سابقہ عبارت دونوں متفق ہیں کہ سنہ ہجری ۱۳۰۰ پورا ہو جانے کے بعد مرزا صاحب آئے۔ اسی کی تائید میں مرزا صاحب ایک اور مقام پر یوں فرماتے ہیں۔

* بعثت کے معنے ہیں خدا کی طرف سے مامور یا مُلہَم ہونا۔

"جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خداوند تعالےٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔ اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آپہنچا۔ تب خدانے مجھے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔" (تریاق القلوب ص۹۵)

اُسی کی تائید ایک اور مقام پر بھی کرتے ہیں۔ جہاں فرماتے ہیں۔

"میں بھی آنحضرتؐ کی ہجرت سے چودہویں صدی پر مبعوث ہوا ہوں۔" (تحفہ گولڑویہ تقطیع کلاں ص۱۷)

یہ سب حوالجات بیک زبان مظہر ہیں کہ مرزا صاحب کی بعثت سنہ ہجری پورے ۱۳۰۰ ہونے کے بعد چودہویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی تھی۔ بہت خوب!

اور سنئے! کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں۔

"یہ عجیب امر ہے۔ اور میں اسکو خدائے تعالےٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ سو نوے ۱۲۹۰ ہجری میں خدائے تعالےٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ ومخاطبہ پاچکا تھا۔" (ص۱۹۹)

یہ عبارت صاف بتلارہی ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت تیرہویں صدی ہجری کے اندر خاتمہ سے دس سال رہتے ہوئے ہوئی تھی۔ (بہت خوب!)

اور سنئے! اُسی پہلی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔

"حدیثوں میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے کہ مسیح موعود اُس وقت دنیا میں آئیگا کہ جب علم قرآن دنیا پر سے اُٹھ جائیگا۔ اور جہل شیوع پا جائیگا یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک حدیث میں یہ اشارہ ہے۔ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا۔ جو کمال طغیان اس کا اس سنہ ہجری میں شروع ہوگا جو آیت وَاِنَّا عَلٰی ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ میں بحساب جمل مخفی ہے۔ یعنی ۱۲۷۴ھ" (ازالہ اوہام تقطیع خورد ص۷۲۶)

یہ عبارت صاف کہتی ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت ۱۲۷۴ھ میں ہوئی یا ہونی چاہیئے تھی یعنی تیرہویں صدی کے ختم ہونے سے پورے چھبیس سال پہلے۔ اسی کی تائید اسی کتاب کے دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"اب اس تحریر سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیشگوئی موجود ہے۔ قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی چودہ سو برس مدت ٹھیرائی ہے بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رو سے اس مدت کو مانتے ہیں اور آیت وانا علی ذھاب بہ لقادرون جس کے بحساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں اسلامی چاند کی سلخ* کی راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی ہے۔ جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے۔" (ازالہ اوہام ص۶۷۵)

یہ دونوں حوالے متفق ہیں کہ مرزا صاحب کی بعثت کا زمانہ ۱۲۷۴ھ یعنی تیرہویں صدی کے خاتمہ سے چھبیس سال پہلے تھا۔

پس اس وقت مرزا صاحب کے تین بیان پبلک کے سامنے ہیں (۱) سنہ ہجری پورے تیرہ سو ہونے پر (۲) تیرہویں صدی سے دس سال رہتے ہوئے ۱۲۹۰ ہجری (۳) تیرہویں صدی کے پورے چھبیس سال رہتے ہوئے ۱۲۷۴ ہجری میں آپ مبعوث ہوئے۔ ان تینوں بیانات میں جو اختلاف ہے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔

موت کے متعلق اختلاف گذشتہ اختلاف تو بعثت (مامور خدا ہونے) کے متعلق تھا۔ اب ذرہ وفات کے متعلق بھی سنئے! مرزا صاحب اپنی عمر کے متعلق لکھتے ہیں جو ناظرین کی مزید توجہ کا مقام ہے۔

"آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال (نبی) تیرہ سو پینتیس ۱۳۳۵ برس لکھتا ہے جو خدائے تعالیٰ کے الہام سے مشابہ ہے۔ جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔"

(کتاب حقیقۃ الوحی ص۲۰۱)

* سلخ راتیں قمری مہینہ کی آخری راتوں کو کہتے ہیں۔ جن میں چاند بالکل گم ہو جاتا ہے۔

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دانیال نبی نے مسیح موعود کی عمر کا خاتمہ (جس سے مراد خود مرزا صاحب ہیں) ۱۳۳۵ھ ہجری میں بتلایا ہے۔ اور مرزا صاحب کا الہام بھی دانیال نبی کی تائید کرتا ہے کہ واقعی مرزا صاحب ۱۳۳۵ھ ہجری میں انتقال فرمائینگے۔

اب ہم مرزا صاحب کے الہامی الفاظ اُن کی عمر کے متعلق سُناتے ہیں۔ آپ کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں کہ خدا مجھے مخاطب کرکے کہتا ہے:۔

"میں (خدا) تجھے (مرزا کو) اسّی برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا"

(حاشیہ تریاق القلوب تقطیع کلاں صفحہ ۱۳)

نوٹ | اس الہام کی خوبی اور لطافت اور خدا کے علم غیب پر مطلع نہ ہونے کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ عمر دینے کا وعدہ کرتا ہے تو صاف لفظوں میں نہیں کہتا بلکہ سہ گونہ کلام کرتا ہے۔ اسّی۔ کچھ کم۔ یا کچھ زیادہ۔

یہ تو ہم بحوالہ تریاق القلوب صفحہ ۶۸ پہلے بتلا آئے ہیں کہ تیرھویں صدی ختم ہونے پر آپ کی عمر پوری چالیس سال کی تھی۔ پس الہام مذکور (مندرجہ تریاق القلوب صفحہ ۱۳) کا درجہ کم سے کم پچھتر سال عمر لے لیں تو آپ کے الہام اور دانیال نبی کے کشف میں ٹھیک مطابقت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سنہ ۱۳۰۱ھ میں مرزا صاحب چالیس سال کے تھے اور تیرہ سو پینتیس ہجری میں پچھتر سال کے ہوئے جو بالکل حسب الہام (مندرجہ تریاق القلوب) طابق النعل بالنعل (عین بین) ٹھیک ہے۔

ہاں بڑے سے بڑا اعتراض | کوئی کر سکتا ہے تو یہ کر سکتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے بتلائے ہوئے وقت سے پہلے کیوں فوت ہوگئے۔ کیونکہ آپ کا انتقال سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق سنہ ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ یعنی کل ۹ سال پہلے۔ سو یہ کوئی اعتراض نہیں اس کا جواب یہی ہے کہ مرزا صاحب دنیاوی بادشاہوں اور افسروں کی طرح اپنے پروگرام کے ایسے پابند نہ تھے کہ سر مو اِدھر اُدھر نہ سرکیں۔ اسلئے جب آپ کا جی چاہا اس ذلیل دنیا کو چھوڑ کر تشریف لیگئے۔ کسی کو اسپر اعتراض کرنیکا کیا حق ہے؟

ایک اور طرح سے الہام کی سچائی

سابقہ طریق سے تو قبل از وقت چلے جانے کا اعتراض پیدا ہوا ہے۔ مگر مرزا صاحب کی روح اور مرزائی دوستوں کو خوش کرنے کے لئے مرزا صاحب ا... اُن کی ایک اور تحریر سے آپ کی الہامی عمر ٹھیک کئے دیتے ہیں۔ آپ کتاب "اعجاز احمدی" میں لکھتے ہیں۔

"آتھم کی عمر میری عمر کے برابر تھی۔ یعنی قریب ۶۴ سال کے۔" (ص۳)

آتھم ۱۸۹۶ء میں فوت ہوئے تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں۔

"مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے ہیں۔"

(رسالہ انجام آتھم ص۱)

ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی عمر ۱۸۹۶ء میں ۶۴ سال تھی۔ اور انتقال آپ کا ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ ۹۶ سے ۱۹۰۰ تک ۴ سال اور ۱۹۰۰ سے ۱۹۰۸ تک ۸ سال۔ کل ۱۲ سال۔ ۱۲ کو ۶۴ میں ملانے سے ۷۶ سال ہوئے جو مرزا صاحب کے الہام مندرجہ ذیل کے قریب ہے۔ بقول مرزا صاحب خدا فرماتا ہے۔

"میں (خدا) تجھے (مرزا کو) اسی برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا۔" (ص۳)

الحمد للہ مرزا صاحب اس الہام کے مطابق اسی سال سے کچھ کم عمر پا کر دار فانی سے دار بقا کو تشریف لے گئے۔

اعتراف حقیقت

ہم سے جہانتک ہو سکا ہم نے مرزائی الہامی اُلجھن کو صاف کرنے میں بہت کوشش کی۔ مگر افسوس سے اظہار کرنے میں ہمیں ذرہ تامل نہیں کہ ہم اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ عرب کا ایک مشہور شعر ہے جس کا محل وقوع یوں ہوا تھا کہ ایک بڑھیا عورت جس کے بال سفید تھے، عطار کے ہاں وسمہ لینے جا رہی تھی۔ کسی شاعر نے پوچھا بڑھیا کہاں جا رہی ہے؟ اُس نے کہا بیٹا! کیا بتاؤں۔ بڑھاپے کا علاج لینے جا رہی ہوں۔ زندہ دل شاعر نے فوراً شعر کہا ؎

تَرُوْحُ إِلَى الْعَطَّارِ تَبْغِيْ شَبَابَهَا ۔۔۔ وَلَنْ يُصْلِحَ الْعَطَّارُ مَا أَفْسَدَ الدَّهْرُ

(یہ بڑھیا عورت عطار کے پاس جوانی لینے جا رہی ہے۔ حالانکہ جس چیز کو زمانہ نے خراب کر دیا ہو عطار ہرگز اُسے نہیں سنواریگا)

یہی حال مرزا صاحب کے الہامات کا ہے۔ ہم کہاں تک سنوار سکتے ہیں۔ جس حال میں کہ زمانہ اُن کو بگاڑ چکا ہے۔

ہم نے اس بیان میں بصد کوشش مرزا صاحب کا انتقال حسب الہام ۷۰ سال کی عمر میں درست کیا۔ مگر دوسری طرف سے بگاڑ پیدا ہو گیا۔ کیونکہ سابقہ حوالوں میں مرزا صاحب بڑے صاف الفاظ میں خود لکھتے ہیں کہ سنہ ۱۳۰۰ھ کے خاتمہ پر میری عمر ٹھیک چالیس سال تھی۔ اور انتقال آپ کا سنہ ۱۳۲۶ھ میں ہوا۔ اس صاف اور سیدھے حساب سے آپ چھیاسٹھ [۶۶] سال کی عمر پاکر فوت ہوئے جو کسی طرح الہامی مقررہ وقت سنہ ۱۳۳۵ھ کے موافق نہیں۔

ہم بڑی سچائی سے اعتراف کرتے ہیں کہ ہم اس مشکل کے حل کرنے میں عاجز ہیں۔ مرزا صاحب کا کوئی راسخ الاعتقاد مرید ہو تو جواب دیکر مرزا صاحب کی بات بنائے۔ اور بشرائط مقررہ ہم سے انعام پائے۔ وللہ الحمد۔

مرزائیوں کا خادم

ابوالوفاء ثناء اللہ (کفاہ اللہ) امرتسری
